موت کی تمنا کرنا کیسا؟

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-2945

تاریخ اجراء: 02 صفر المظفر 1446ھ / 08 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

موت کی تمنا کرنا کب جائز اور کب ناجائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

دنیاوی نقصانات، دنیاوی مصیبتوں اور آزمائشوں کے سبب موت کی تمنا کرنا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے اور دینی نقصان کے خوف سے جائز ہے۔

صحیح بخاری میں ہے" عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه، فإن كان لا بد فاعلا، فليقل: اللهم أحيني ما كانت الحياة خيرا لي، وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي "ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"تم میں سے کوئی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اور اگر کرنی ہی ہو تو یوں کہے "اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے وفات دے جس وقت موت میرے حق میں بہتر ہو۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 5671، ج 7، ص 121، دار طوق النجاۃ)

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے "ای من أجل ضرر مالي أو بدني ۔۔۔۔ (خيرا لي) أي: من الموت، وهو أن تكون الطاعة غالبة على المعصية والأزمنة خالية عن الفتنة والمحنة. (وتوفني) أي: أمتني. (إذا كانت الوفاة)۔۔۔ (خيرا لي) أي: من الحياة بأن يكون الأمر عكس ما تقدم "ترجمہ: یعنی مالی یا بدنی نقصان کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ (تمنا کرنی ہو تو یوں کرے کہ مجھے زندہ رکھ جب تک) میرے لیے زندگی موت سے بہتر ہے اور وہ یوں کہ نیکی، گناہ پر غالب ہو اور زمانے فتنے اور آزمائش سے خالی ہوں۔ اور (یوں کہے کہ) مجھے وفات دے جب وفات میرے زندگی سے بہتر ہو یوں کہ معاملہ گزشتہ صورت سے برعکس ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، ج 3، ص 1157، دار الفکر، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "وقال التوربشتي: النهي عن تمني الموت وإن كان مطلقا لكن المراد به المقيد لما في حديث أنس: «لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه». وقوله - عليه الصلاة والسلام -: " «وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي» ". فعلى هذا يكره تمني الموت من ضر أصابه في نفسه أو ماله; لأنه في معنى التبرم من قضاء الله تعالى، ولا يكره التمني لخوف فساد في دينه. "ترجمہ: اور علامہ تورپشتی نے فرمایا: موت کی تمنا سے ممانعت اگرچہ مطلق وارد ہوئی لیکن اس سے مراد خاص صورت ہے، اس وجہ سے جو حدیث انس میں آیا ہے کہ: "تم میں سے کوئی اس نقصان کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے جو اسے پہنچا ہے" اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان کی وجہ سے کہ (موت کی تمنا کرنی ہو تو یوں کرے:) اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔ پس اس بنا پر اپنی جان یا اپنے مال میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے موت کی تمنا مکروہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کے فیصلے سے ناخوش ہونے کے معنی میں ہے اور اپنے دین میں فساد کے خوف سے موت کی تمنا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، ج 3، ص 1156، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "خلاصہ یہ کہ دنیوی مضرتوں سے بچنے کے لئے موت کی تمنا ناجائز ہے اور دینی مضرت (دینی نقصان) کے خوف سے جائز۔" (فضائل دعا، ص 183، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net